ابو حیان سعید

# تاریخ اسلام
# یا
# جھوٹ کاپلندہ
؟

# تاریخ اسلام  یا جھوٹ کا پلندہ ..

## ابو حیان سعید

اسلامی تاریخ کی تمام کہانیاں جعلی اور من گھڑت ہیں۔ صرف بے وقوف، ملحد، نلے،   بے شرم، چمپینزی کی نسل  اور گدھے ان پر یقین رکھتے ہیں.....
جن مضحکہ خیز ، گمراہ کن کہانیوں کو تاریخ اسلام کا نام دیا جاتا رہا ہے وہ یمنی یہود ، خراسانی مجوس  ، عراقی و شامی  کذابوں اور  ایرانی کھلاڑیوں کی اچھل کود ہے جس کو عقل سے انتہائی پیدل مسلمان ہزار سال سے سینے سے لگاتے جھوٹ اور فراڈ کی وادیوں میں  آوارہ گردی کر رہے ہیں.

اسلام ، قرآن کریم ، رسول اللہ اور اصحاب رسول کے خلاف  مستشر قین اور ملحدین کا تمام پروپیگنڈا ان خرا فا ت پر منحصر ہے جس کو' تاریخ اسلام ' کہا جاتا ہے . استشراق اور الحاد کا مقابلہ کرنے کے لئے محلے کی لگائی بجھائی کرنے والی مائی کی طرح کا رویہ  اختیار نہیں کیا جا سکتا کہ " فلاں نے یہ کہ دیا  " یا " فلاں یہ کہتا ہے " یا " فلاں فلاں یہ بات کر رہے ہیں " .  اگر آپ کسی ملحد کے سامنے قرآن کریم کے سامنے کی کوئی بھی آیت مبارکہ پیش کرو گے تو وہ صاف کہ دے گا کہ وہ تو قرآن کو مانتا ہی نہیں ہے ! الحاد اور ملحدین کا مقابلہ صرف عقلی دلائل سے کیا جاتا ہے ، یہ بات اچھی طرح سمجھ لی جاتے کہ  مستشرقین اور ملحدین  صرف عقلی دلائل سے ' ناک آ وٹ ' ہوتے ہیں .
ہم نے درجنوں کتب اور مضامین ایسے پڑھے کہ جن میں مستشرقین اور ملحدین کی برائیاں بیان کی گئی ہیں ،ان میں  وہی ' پھپھا کٹنیوں ' والا لا یعنی اور  مضحکہ خیز  رویہ  " فلاں نے یہ کہ دیا " یا " فلاں یہ کہتا ہے" یا " فلاں فلاں یہ بات کر رہے ہیں" اختیار کیا گیا ہے .

تاریخ اسلام نامی چڑیل کو جب آ پریشن ٹیبل پر لٹا یا تو اس چڑیل نے اور اس کے چیل بچوں نے بہت شور ڈالا لیکن ہم بھی ٹہرے پرلے درجے کے ہٹ دھرم ، جی اب آ پریشن تو چھوڑیں اب  اس چڑیل کا پورا پورا پوسٹ مارٹم ہی ہو گا اور اس کے ایک ایک پرزے کو اڑایا  جالے گا . تاریخ اسلام نامی چڑیل  کا جب سینہ چیرہ گیا توتو اس میں  گستاف  ویل، ولیم مایئر،تھیوڈر نولدیکی،ایگناز گولڈزیہر، ولیم کلیر ٹیسدل ، تھامس واکر آرنلڈ ( اس نے شبلی نمانی ، سلیمان ندوی  کا دماغ خراب کر دیا تھا ) کی بد بو دار لاشیں پڑی ہوئی تھیں جن کو  ایک بندر آرام سے بیھٹا کھا رہا تھا ،  جب دل کوچیرہ تو وہاں طبری چھپا ہوا تھا ، رونے دھونے لگا کہ مجھے معاف کر دے اے ظالم ، تو کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا ہے ، میں نے صرف سنی سنائی باتیں بیان کی ہیں ، مسلمانوں نے میری لن ترانیوں کو اپنے ایمان کا حصّہ کیوں بنایا ؟ میں تو استاد در استاذ ، نسل در نسل  پیشہ ور قصّہ گو ہوں . طبری چلا چلا کر بولا ، اس چڑیل کے دماغ کو بھی کھول کے دیکھ اس میں بہت سے زندہ بھوت چھپے

بیھٹے ہیں جن میں رچرڈ ڈاکنز ، سام ہاریس ، ابن وراق وغیرہ شامل ہیں ، ان کو بھی پکڑ ... ہم نے کہا تو فکر نہ کر ، تیرے بعد ان کا بھی " ڈال باش " ( پشتو لفظ ) یعنی کچا چھٹہ کھولوں گا ..

تاریخ طبری میں 2225 روایات ہیں ، جن میں اعلی درجے کے جھوٹوں محمد بن سائب کلبی کی بارہ (12) روایات،ہشام بن محمد کلبی کی پچپن (55) روایات،محمد بن عمر کی چار سو چالیس (440)روایات،سیف بن عمر تمیمی کی سات سو (700)روایات،ابو مخنف لوط بن یحییٰ کی چھ سو بارہ (612)روایات، ہیثم بن عدی کی سولہ(16) روایات،محمد بن اسحاق بن یسارکی ایک سو چونسٹھ (164) روایات ہیں،ان سب کی روایات کا مجموعہ جن کو طبری نے اپنی تاریخ میں نقل کیا ہے وہ انیس سو ننانوے( 1999) ہے۔ اس کے علاوہ جن راویوں پرکم شک و شبہ کیا جاتا ہے یعنی کم درجے کے جھوٹوں میں زبیر بن بکار کی آٹھ (8) روایات،محمد بن سعد کی ایک سو چونسٹھ (164) روایات،موسی بن عقبہ کی سات (7) روایات،خلیفہ بن خیاط کی ایک (1) روایت،وھب بن منبہ کی چھیالیس (46) روایات ہیں۔تاریخِ طبری کے ان پانچ کم مشکوک یعنی کم درجے کے جھوٹوں کی روایات کا مجموعہ دو سو چھبیس ( 226) ہے۔
تو گویا تاریخِ طبری میں دو سوچھبیس( 226) کم مشکوک روایات کے مقابلہ میں ان سات دروغ گو اور متہم بالکذ ب راویوں کی انیس سو ننانوے( 1999) روایات ہیں، ان دونوں کے تناسب سے اندازہ لگاجاسکتا ہے کہ تاریخِ طبری جیسی قدیم اور مستند سمجھی جانے والی کتاب جس کو تاریخ اسلام میں سب سے اونچا درجہ دیا جاتا ہے اور مسلمان اسلامی تاریخ ،اسلامی تاریخ کا شور مچا رہے ہیں اور جس تاریخِ طبری کی روایات کو بنیاد بنا کر مستشرقین اور ملحدین صدیوں سے نو ٹنکیاں کئے جا رہے ہیں کا جب یہ حال ہے تو تاریخ کی باقی کتابوں کا کیا حال ہوگا۔

کتاب تاریخ الرسول والملوک کے متعلق، جوکہ عموماً تاریخ الطبری کے نام سے بھی جانی جاتی ہے سب سے پہلے تو یہ جان لینا لازم ہے تاریخ الطبری تاریخ کی کتاب ہے،طبری نے خود اسکے مقدمہ میں اس بات کو قلم بند کیا ہے۔ طبری نے ساری فضولیات اور شیطانی بکواسیات کرنے سے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا ..
“میں نے اس کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے ا س میں میرا اعتماد اپنی اطلاعات اور راویوں کے بیان پر رہا ہے نہ کہ عقل و فکر کے نتائج پر ، کسی پڑھنے والے کو اگر میری جمع کردوں خبروں اور روایتوں میں کوئی چیز اس وجہ سے ناقابل فہم اور ناقابل قبول نظر آئے کہ نہ کوئی اسکی تک بیٹھتی ہے اور نہ کوئی معنی بنتے ہیں تو اسے جاننا چاہیے کہ میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے بلکہ اگلوں سے جو بات مجھے جس طرح پہنچی ہے میں نے اسی طرح آگے نقل کردی ہے”۔

(تاریخ الطبری، جلد اول، صفحہ 17)

طبری کی داستانوں کوصدیوں سے فرقہ پرستوں ، مستشرقین اور ملحدین کے ہاں " آسمانی وحی " کی حثیت حاصل ہے .

سلمان رشدی کی کتاب "شیطانی آیات" طبری کی کتاب "تاریخ طبری" کا چربہ ہے۔

" اللہ جانے سرزمین عراق ،ایران ،خراسان کی مٹی اور پانی میں ایسی کیا لعنتی بیماری ہے کہ تمام ٹاپ کلاس جھوٹے ،دھوکہ باز ،الزام تراش ،مادر پدر آزاد قصّہ گو جن کو ' مورخین ' کہا جاتا ہے ، یہاں جنم لیتے رہے ہیں !"

قدیم حکماء نے تاریخ کی معلومات کو پرکھنے کے دو ذرائع بیان کیے ہیں ،
۱ .. حِس Sense
۲... عقل intellect
عقل اور حِس تاریخی داستانوں کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرتے ہیں ، ملاحظہ فرمائیے : حِس مذکورہ داستان کو عقل کو ارسال کر دیتی ہے ، عقل اس داستان کو اینالائز کرتی ہے اور یہ اینالائسز کئ حصوں پر مشتمل ہوتی ہے، رجال یعنی راوی یا راویوں کے حالات، ان کا خاندانی پس منظر،ان کا پیشہ ، مصروفیات ، جس زمانے کی داستان سنائی جا رہی ہے کیا اس زمانے میں راوی موجود تھا یا اس نے کسی اور سے سنی ہوئی داستان اگے بیان کر دی ہے اگر راوی نے کسی اور کی کہی بات اگے بیان کر دی ہے تو وہ شخص یہ اشخاص کون تھے جو یہ داستان بیان کر رہے تھے اور اس داستان سرائی کرنے والوں کے بارے میں تمام تفصیلی معلومات اور ان کے حالات وغیرہ ، ان تمام چیزوں کو عقل ہی اینالائز کر سکتی ہے ! مثال کے طور پر حسین رضی اللہ عنہ اور کربلا کے واقعہ کا پس منظر ہے، جس سال حسین رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے تو اصل بات یہ ہے کہ اس سال تو حسین علیہ السلام کو دمشق کی امارت نے امیر حج مقرر کیا تھا اور اس وقت امیر حج سلطنت کا سب سے متعبر انسان اور امیر سلطنت کا دایاں ہاتھ سمجھا جاتا تھا تو کوئی صحیح الدماغ شخص ہی امیر کی نیابت کے بجائے دھوکہ باز،قاتل کوفیوں کے جال میں ائے گا ! نہ تو حِس نہ ہی عقل اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ امیِر دمشق سے ملنے والے لاکھوں درہم کے وظیفے کو چھوڑ کر اپنے باپ امیر الملسمین علی رضی اللہ عنہ اور بھائی حسن رضی اللہ عنہ کے کوفی قاتلوں کے بلاوے پر خواتین ، بچوں کو لے کر کوفہ چل پڑیں اور وہ بھی عین حج کے موقع پر ؟

جن لوگوں نے یہ واقعہ کربلا بیان کیا ہے وہ خود تو کیا ان کے باپ دادا بھی اس وقت پیدا نہی ہوئے تھے .
عقل اور حِس کے استعمال کی دوسری مثال سقیفہ بنی ساعدہ کی کہانی ہے ، جن صاحبان کو تاریخ سے دلچسپی ہے خاص طور پر اسلامی تاریخ سے وہ سقیفہ بنی ساعدہ کی کہانی سے بخوبی وا قف ہوں گے مختصرعرض کرتا چلوں کہ یہ کہانی حضور اکرم آخر الزماں سرور کونین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فورا بعد کی ہے کہ جب مدینۃ النبی کے ایک محلے میں انصار کے اجتماع کے متعلق خلافت کے لیے انصار اپنا حق جتا رہے تھے تو حضرت عمر فاروقؓ نے " الائمہ من القریش " کا مقولہ بیان کر امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کا اعلان کر دیا جس پر کچھ رد و کد کے بعد قبولیت حاصل ہو گئ ؛

اب حِس اس معاملے کو خلافت ابوبکر صدیقؓ کی حد تک تو تسلیم کرنے جا ہی رہی تھی کہ عقل اس کو صبر سے کام لینے کا سگنل دیتی ہے کہ خلافت کے معاملے کے معاملے پر انصار مدینہ اور قریشی مہاجرین کے درمیان تنازعہ محض ایک کہانی ہو سکتی ہے اور ساتھ میں " الائمہ من القریش " کی داستان کی کیا ضرورت تھی اب حِس اور عقل کے درمیان تصفیہ کی ذمہ داری ہم پر آن پڑی کہ ہم کو بھی اپنے کوٹ کی جیب سے زندہ بکری نکالنی ہے کیونکہ ہم علم رجال ؤ انساب کے مداری جو ٹھہرے ؟

تو چلیے پہلے زندہ بکری کا سر نکالتے ہیں ! اس کہانی کا مرکزی راوی لوط بن یحیی المعروف ابی مخنف جو کوفہ میں 110 ہجری میں پیدا ہوا ابی مخنف میلے ٹھیلوں میں گھومنے پھرنے کا بہت شوقین تھا اور کوفہ کے سرزمین قصے کہانیوں کا مرکز تھی اور یہ ابی مخنف درجنوں میلوں ٹھیلوں میں گھوم پھر کر قصہ گویوں کی لن ترانی سن سن کر اگے بیان کرنے میں مہارت حاصل کرتا رہا نوجوانی میں ہی اس کی ملاقات دیگر قصہ گو افراد سے ہوئی جن میں سر فہرست اس دور کا مشہور قصہ گو محمد بن صاحب الکلبی الکوفی تھا یہ وہی الکلبی ہے جس کی تفسیر" تفسیر الکلبی " کے نام سے مشہور ہے اس تفسیر کی سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ کلبی تمام عمر کوفہ میں رہا لیکن اس نے صحابی رسول عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور دل بھر کر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولا جبکہ یہ کبھی ساری زندگی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملا ہی نہیں ، تفاسیر کا معاملہ تو ایک الگ موضوع ہے جس پر ہم انتہائی تفصیل سے لکھ چکے ہیں جو تلاش کرنے والوں کو مل ہی جائے گا ، ابھی تو موضوع تاریخی داستان سرائی کا ہے لوط بن یحیی المعروف ابی مخنف نے بھی الکلبی کی داستانیں بڑے ذوق شوق سے سنی اور اگے بیان بھی کیں جس میں مذکورہ سقیفہ بنی ساعدہ کی کہانی سر فہرست ہے اب ائیے سقیفہ بنی ساعدہ کے مذکورہ منگھڑت واقعہ کی طرف ، ابی مخنث نے یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات یعنی ١١ ہجری کا بیان کیا ہے اس من گھڑت داستان کے کئی حصے ہیں پہلا حصہ الائمہ من القریش کی مضحکہ خیز کہانی کا ، دوسرا حصہ داماد رسول امیر المومنین علی بن ابی طالبؓ اور دختر رسول فاطمہؓ بنت رسول کی شدید ناراضگی برائے نامزدگی ابوبکر صدیقؓ کی بطور خلیفۃ الرسول سے متعلق ہے تیسرا حصہ امیر المومنین عمر بن خطابؓ کا بنت رسولؐ کے گھر کے دروازے پر لات مار مار کے ڈرانا دھمکانا کے جھوٹے اور مفروضہ واقعات شامل ہیں اب اس سارے ڈرامے کی داستان کو حِس ناقابل تصور یقین کر کے عقل کو ارسال کرتی ہے کہ وہ اس ڈرامے کے قلعی کھولے !

اب ہم نے زندہ بکری کے اگلے دھڑ کو اپنے کوٹ کی جیب سے برامد کیا اور اس کہانی کو سند، متن اور درایت کو پرکھا تو یہ صرف اور صرف ایک من گھڑت داستان ہی نکلی !

ثقیفہ بنی ساعدہ کی کہانی ٹوٹل جھوٹی ہے ، اس کہانی کو طبری ،ابن ہشام ،یعقوبی ،ابن اثیر ، ابن قتیبہ جیسے جھوٹوں اور قصّہ گو افراد نے بیان کیا ہے ، اس کے علاوہ الواقدی اور ابی مخنف جیسے کذابوں نے اس پر کتابیں لکھ ماری ہیں . مغربی مستشرقین اور ملحدین نے ہی ان جھوٹوں کی کتب کے حوالے دے دے کر اسلام اور اصحاب رسول رض کی بھد اڑانے کی کوشش کی .

میری سمجھ میں نہیں آتا کے یہ مورخین و محدثین کس قماش کے لوگ تھے کہ کوئی اپنے باپ دادا سے بھی ایسی باتیں منسوب نہیں کر سکتا جیسی یہ رسول کریم اور اصحاب رسول سے منسوب کرتے ہیں .. اور ان بد قماش مجوسی و خراسانی مورخین و محدثین کے فرقہ پرست پجاریوں کے دماغ میں تولگتا ہے کہ گوبر بھرا ہوا ہے ..

مسلمان ایسے محدثین اور مورخین کی ایسی شرمناک کہانیوں کو صدیوں سے اپنے سینے سے لگاتے گھوم رہے ہیں جن میں کبھی رسول کریم کی شادی ایک 40 سالہ خاتون سے کروا دیتے ہیں جب حضور اکرم رسول کریم 25 سال کے تھے ، کبھی ان کی شادی ایک نو سالہ بچی سے کرا دی جاتی ہے جب حضوراکرم رسول کریم کی عمر مبارک 53 سال تھی ، کبھی کسی غزوہ کے دوران جنگی قیدی بن کے آنے والی خاتون کے حسن و جمال کے قصّے سن کر اس حسین و جمیل جنگی قیدی خاتون سے جبریہ شادی کروا دی جاتی ہے ، کبھی رسول کریم سے متعہ جیسی غلاظت کی اجازت دلوا رہے ہوتے ہیں تو کبھی اس ذلیل مقدّس کام پر پابندی لگوا رہے ہوتے ہیں،
اور تو اور شیطان مجوسیوں نے رسول کریم کو وحی کی تصدیق کے لئے یہودی ورقہ بن نوفل کے پاس پہنچا دیا .. کبھی رسول کریم پر کسی آوارہ یہودی چھوکرے سے جادو کروا رہے ہوتے ہیں ، کبھی مرض الموت میں رحلت سے قبل وحی الہی مکمّل ہونے کے با وجود رسول کریم سے مزید کچھ لکھوانے پر اسرار کرواتے دکھائی دیتے ہیں.
آخر یہ کون لوگ تھے جن کو نہ رسالت و نبوت کی عظیم ذمہ داریوں کا علم تھا نہ ہی مقام رسالت و نبوت کا ادراک تھا ، کہاں سے امپورٹ کی گئی تھی یہ محدثین اور مورخین کی کم عقل ،کم ظرف خبیث شیطانی مخلوق ؟ خراسانی مجوسیوں میں تو کوئی شرم و حیا نہیں پائی جاتی تھی لیکن دیو کے بندوں ، بریلی کے رنگ بازوں اور سیلفی کنگ سلفیوں کی شرم و حیا ان سب فرقہ پرستوں نے کہاں بیچ کھائی ؟ متعہ باز خراسانی مجوسیوں کا اسلام سے کیا لینا دینا تھا لیکن اسلام کے ٹھیکے دار بنے ہوے حوروں کے جسمانی نشیب و فراز کے قصّے سناتے ہوئے تبلیغی کنگ کانگ چسکے باز ، ٹھرکی شیخ الحدیثوں، شیخ التفاسیر، شیوخ العرب والعجم جیسے مضحکہ خیز القابات کے حامل گدھوں اور ان کے جاہل مقلدین کو خراسانی مجوسیوں کے فرمودات سے اتنا لگاؤ کیوں ہے ؟

خود کوتعلیم یافتہ کہنے والوں پر بھی حیرت ہے کہ دنیا جہان کی باتوں میں اپنی عقل شریفیہ خوب استعمال کرتے ہیں , پوری دنیا کی سیاست پر سال کے 365 دن بکواس کروا لو ، امریکن کی پالیسیز پر پاکستانی عقل مندوں کی دانش سے خود سی آئی اے سیکھتی ہے ،ایم ائی سکس ، موساد ،را ، کے جی بی ہم پاکستانیوں سے ہی پوچھ پوچھ کر اپنی پالیسیز بناتی ہیں .
لیکن جب بات اسلام کی آتی ہے تو بدھو اور گھگو گھوڑے بن جاتے ہیں ! رہے بے چارے دیسی ملحدین المعروف بہ " جنّت کی مخلوق " کے پاس خراسانی مجوسیوں ،یمنی یہود کی گھڑی ہوئی ان مضحکہ خیز خرافاتی داستانوں کے علاوہ صرف " بابا جی کا ٹھلو " ہی بچتا ہے .

وحشت رضا علی نے کیا خوب کہا ...

**کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موج دریا کا حریف**
**ورنہ میں بھی جانتا ہوں عافیت ساحل میں ہے**
**اپنی شان بے نیازی پر تمہیں کیا کیا ہیں ناز**
**کاش تم اس شوق کو جانو جو میرے دل میں ہے**

مشاجرات صحابہ ؓ کے نام پرمضحکہ خیز ، گمراہ کن کہانیوں کو تاریخ اسلام کا نام دیا جاتا رہا ہے وہ یمنی یہود ، خراسانی مجوس ، عراقی و شامی کذابوں اور ایرانی کھلاڑیوں کی اچھل کود ہے جس کو عقل سے انتہائی پیدل مسلمان ہزار سال سے سینے سے لگاتے جھوٹ اور فراڈ کی وادیوں میں آوارہ گردی کر رہے ہیں .

مستشرقین اور ملحدین کے تمام ناقدین نے اپنی کتابوں اور مقالوں میں ہر صفحے کے بعد کچھ خاص رجحان والے جملے دہرائے "یہود و نصاریٰ کی اسلام کے خلاف سازشیں"، "یہود و نصاریٰ کی اسلام کے خلاف سازشیں". کسی نے مستشرقین اور ملحدین کے ان ناقدین سے نہیں پوچھا کہ جناب یہ سب لوگ جنہوں نے بغیر ثبوت کے ان زبانی کلامی کہانیوں کو اسلامی تاریخ اور حدیث رسول کے عنوان سے گھڑ لیا تھا .تو ان کی مفروضہ اور من گھڑت کہانیوں کو آپ کیوں سینے سے لگاے بیٹھے ہیں ؟ اٹھا کے گٹر میں پھینکو ان مفروضہ اور من گھڑت کہانیوں کو.. اور مشترکہ طور پر اعلان عام کر دیا جاتے کہ مسلمانوں کا ان نام نہاد تاریخ اسلام اور مفروضہ و جھوٹی روایات سے کوئی لینا دینا نہیں ہے .

میں ان میں سے صرف چند ایک شخصیات کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں جنہیں مستشرقین اور ملحدین " اسلامی تاریخ کا ستون" سمجھتے ہیں۔
آئیے جانتے ہیں مستشرقین اور ملحدین کے کچھ " قیمتی ہیروں" کے بارے میں، جن کی کہانیوں کو بنیاد بنا کے مستشرقین اور ملحدین نے اپنی زندگی فضول قصے کہانیوں میں برباد کی..

مستشرقین اور ملحدین کی کہانیاں ابن اسحاق (85ھ ~ 150ھ)، الواقدی (130ھ ~ 207ھ)، ابن ہشام (متوفی 218ھ)، ابن سعد (168ھ ~ 230ھ)، ابن جریر طبری (224ھ ~ 310ھ)، ابن شہاب زہری (58ھ ~ 124ھ) وغیرہ کی زبانی و مفروضہ روایتوں پر مبنی ہیں۔

ابن اسحاق (85ھ ~ 150ھ)، محمد بن اسحاق بن یسار بن خیار (85 ہجری تا 150 ہجری) ابن اسحاق آٹھویں صدی کے قدیم ترین سوانح نگار ہیں.ابن اسحاق کا دادا یسار 12 ہجری میں ایک جنگ کے بعد قیدی بنا کر مدینہ لایا گیا تھا ، ابن اسحاق کے والد اور چچا کا شوق اور پیشہ " قصہ گوئی " تھا ، ابن اسحاق نے بھی یہی پیشہ اختیار کیا ، اس کی قصّہ خوانی کو عروج جب حاصل ہوا جب اس نے

ابن شہاب زھری کی شاگردی اختیار کی اور مدینہ کا ٹاپ کلاس قصّہ گو بن گیا . ابن اسحاق کی مشہور کتاب "سیرت ابن اسحاق" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب اب ناپید ہے لیکن اس کتاب کا نثری حصہ "سیرت ابن ہشام" میں لیا گیا ہے۔ بغیر ثبوت کے زبانی طور پر تاریخ کہنے کی اس کی قابلیت مشہور تھی،اس کی روایات کو اسلامی تاریخ کے پھولوں کا قدیم ترین گلدستہ سمجھا جاتا ہے۔ بے تحاشہ جھوٹی کہانیاں سنانے پر امام مالک اور دیگر افراد نے سختی سے جھوٹی کہانیاں سنانے سے روکا تو ابن اسحق مصر اور وہاں سے کوفہ چلا گیا۔ آخر میں بغداد میں مقیم ہو گیا ,

ابن اسحٰق غزوۂ خیبر وغیرہ کے حالات یہودیوں کی نو مسلم اولادوں سے سنتا تھا جن کو وہ اپنے بزرگوں سے سُن کر بیان کرتے تھے .ابن اسحق ، ابن شہاب زہری کا خاص شاگرد رہا اور زہری کی کہانیاں بیان کرتا تھا . ابن اسحاق کی کئی تصانیف تھیں جو اب اپنی اصل حالت میں نہیں ملتیں مگر ان کے حصے کچھ اور تصانیف میں ملتے ہیں۔ مثلاً سیرت ابن ہشام، جو ایک مشہور اور قدیم تاریخ کی کتاب ہے اصل میں ابن اسحاق کے شاگرد البقائی نے ترتیب دی اور بعد میں ابن ہشام نے مرتب کی۔ اس کتاب میں ابن اسحاق کے نثری حصے موجود ہیں۔

ابن اسحاق کی مغازی کا اردو میں ترجمہ مفتی محمد اطہر نعیمی نے کیا جو اصل میں ابن ہشام کی کتاب سے اخذ کیا گیا ہے اور مکتبہ نبویہ، لاہور نے شایع کیا .

اس کے علاوہ پروفیسر رفیع اللہ شہاب کا ترجمہ مقبول اکیڈمی لاہور نے شایع کیا .

ابن ہشام (متوفی 218ھ)، عبد الملک بن ہشام الحمیری (متوفی: 218ھ) جسے "ابن ہشام" کے نام سے جانا جاتا ہے، ایک مشہور مسلمان مورخ تھا جو بصرہ میں پیدا ہوا اور مصر میں فوت ہوا۔ وہ ایک مشہور قصہ گو تھے اور تاریخی کہانیاں سناتے تھے۔ . اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مرتب کی ہے جو سیرت ابن ہشام کے نام سے مشہور ہے۔ انہوں نے یہ کتاب ابن اسحاق کے شاگرد زیاد البقعی (متوفی 183) کتاب المغازی و السیر کی مدد سے مرتب کی۔

ابن ہشام نے بتایا کہ انہوں نے اپنی "سیرت ابنِ ہشام" ابن اسحاق کے طالب علم زیاد البقعی سے زبانی سن کر مرتب کی جو زیادہ تر کوفہ میں رہتا تھا۔

لیکن اس شخص زیاد البقعی کے بارے میں تفصیلات کوئی نہیں جانتا۔

بعد میں ابن ہشام کی السیرہ کی داستانوں کو اس کے شاگرد احمد بن محمد بن خالد البرقی نے منتقل کیا جو ابن البرقی کے نام سے جانا جاتا ہے، احمد بن محمد بن خالد البرقی اثنا عشری شیعہ کی حدیث کی مشہور زمانہ کتاب " المحاسن " کے مصنف ہیں .

**الواقدی (130ھ ~ 207ھ)** : محمد بن عمر بن واقدی (130ھ ~ 207ھ) جسے "الواقدی" کہا جاتا ہے مدینہ کے بنو اسلم کا آزاد کردہ غلام تھا۔ الواقدی بنیادی طور پر اپنی کتاب " التاریخ و المغازی " کے لیے جانا جاتا ہے۔ ، جو اس کے کام کا واحد حصہ ہے جو مکمل طور پر محفوظ کیا گیا ہے لیکن الواقدی کے تمام بیانات زبانی کلامی کہانیاں ہیں۔

تمام مستشرقین نے اس کو اسلامی تاریخ میں ایک ستون سمجھا اور اس سلسلے میں اس کی روایات کو قبول کیا، آئیے جانتے ہیں کہ مسلم علماء نے واقدی کے بارے میں کیا کہا؟

امام شافعی (متوفی 204ھ) نے فرمایا: واقدی کی تمام کتابیں جھوٹی ہیں، مدینہ میں سات آدمی تھے جو احکام کو گھڑتے تھے، جن میں سے ایک الواقدی تھا۔
احمد بن حنبل (متوفی 241ھ) نے کہا کہ یہ جھوٹا ہے، روایات میں ردوبدل کرتا ہے۔
النسائی (متوفی 303 ہجری) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو گھڑنے والے جھوٹے چار ہیں، وہ یہ ہیں: اربعہ بن ابی یحییٰ مدینہ، الواقدی بغداد، مقاتل بن سلیمان خراسان میں اور شام میں محمد بن سعید۔
یحییٰ بن معین (متوفی 233ھ) نے کہا کہ وہ ضعیف ہے، وہ کچھ بھی نہیں، قابل اعتماد نہیں۔
اسحاق بن راہویہ (متوفی 238ھ) نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق وہ حدیث گھڑنے والوں میں سے ہے۔
ابوداؤد (متوفی 275ھ) نے کہا کہ میں اس کی حدیث نہیں لکھتا اور نہ اس کی سند سے روایت کرتا ہوں۔
ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی (متوفی 277ھ) نے کہا کہ "وہ حدیث گھڑتا ہے، ہم نے اس کی حدیث کو چھوڑ دیا ہے"
الدارقطنی (متوفی 385 ہجری) نے کہا کہ "اس میں کمزوری ہے
علی ابن المدینی (متوفی 241ھ) نے کہا کہ وہ حدیث گھڑتا ہے۔
ابن عدی (متوفی 365ھ) نے کہا کہ اس کی روایات محفوظ نہیں ہیں اوراس کی روایات کو قبول کرنے میں خطرہ ہے۔
ابو زرع الرازی (متوفی 264ھ) نے کہا کہ "واقدی کی تحریر لاوارث، ضعیف"
النووی (متوفی 676ھ) نے کہا: ان کا (محدثین علماء) کا اجماع ہے کہ الواقدی ضعیف ہے۔
محمد ناصر الدین البانی (متوفی 1999 عیسوی) نے کہا کہ الواقدی جھوٹا ہے۔

آپ سب کے لیے اور میرے لیے انتہائی حیران کن اور ہولناک انکشاف ہے کہ
اس کی صداقت پر سوال اٹھانے والوں میں سے بھی بہت سے لوگ اسے تاریخ کا ستون سمجھتے ہیں اور اس سلسلے میں اس کی روایتوں کو قبول کرتے ہیں۔
ابن حجر عسقلانی (متوفی 852ھ) لکھتے ہیں: "وہ ہمارے نزدیک جنگوں کی روایات میں قابل قبول ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔"

الواقدی تاریخ سمیت کثرت سے احادیث بھی گھڑتا تھا اوراس واقدی نے بیس ہزار احادیث گھڑ رکھی تھیں جو یہ اپنے شاگردوں کو سناتا تھا اور بغداد میں ہزاروں لوگوں نے اس سے یہ 'چسکہ' جعلی کہانیاں بخوشی مزے لے لے کر سنی تھیں۔ میں نے کئی بار بتایا کہ پہلی صدی ہجری کے آخری نصف میں اور دوسری و تیسری صدی ہجری میں بغداد، کوفہ، خراسان، شام وغیرہ جعلی حدیثوں اور واقعات کے گھڑنے کا مرکز تھے۔
ہزاروں جھوٹے ان روایتوں کو گھڑ نے اورسنانے میں دن رات مصروف تھے اور لاکھوں احمق ان کو مزے لے لے کر سننے میں مصروف تھے. کیا مناظر ہوں گے ان دنوں .. !!

**محمد بن سعد (168ھ ~ 230ھ)** جسے ابن سعد کے نام سے جانا جاتا ہے، اس نے کئی دہائیاں الواقدی کے ساتھ گزاری اور واقدی کی روایتیں لکھیں، اسی لیے ابن سعد کا لقب " کاتب الواقدی" پڑا۔ وہ طبقات ابن سعد المعروف " طبقات الکبیر" کی تالیف کے لیے مشہور ہوا۔ اس کتاب میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین کے زمانے تک کی اہم شخصیات کا تذکرہ ہے اور اسے ہر نئے مورخ نے استعمال کیا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ ایک ہزار سال سے زائد عرصے سے ہر مورخ نے ابن سعد کی روایتوں کو اپنی تالیفات میں حوالہ جات کے لیے بہت زیادہ استعمال کیا ہے اکثر مورخین نے اس کی روایتوں کو اپنی کتابوں میں اسی طرح نقل کیا ہے اور کبھی اپنے دماغ کا استعمال نہیں کیا۔

**محمد بن جریر ابن یزید الطبری (224 ھ ~ 310 ھ )** ابن جریر طبری امول , طبرستان شمالی ایران سے تعلق رکھنے والے ایک ایرانی مورخ تھا۔اس کی سب سے زیادہ بااثر اور مشہور تصانیف میں اس کی قرآنی تفسیر ، جسے عربی میں تفسیر الطبری کے نام سے جانا جاتا ہے، اوراس کی تاریخی کتاب " تاریخ الرسول و الملوک " کے نام سے جانا جاتا ہے، جسے اکثر تاریخ الطبری کہا جاتا ہے-
ابن جریر طبری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان ہونے والی جنگوں کی جعلی اور جھوٹی تاریخ بغیر کسی ثبوت کے جمل، صفین کے نام سے بیان کرتا ہے۔ ابن جریر طبری نے کربلا، معاویہ اور یزید وغیرہ کے قصے مشتبہ زبانی ذرائع سے بیان کیے ۔ اسی لیے ابن جریر طبری مستشرقین اور ملحدین کا محبوب بن گیا۔
تاریخ الطبری چالیس جلدوں پر مشتمل ہے (عربی میں اصل) جو آسانی سے دستیاب ہیں۔ اس کتاب کے دیباچے میں شروع میں لکھا گیا ہے کہ اس میں بیان کیے گئے تمام واقعات کا کوئی چشم دید گواہ نہیں ہے اور یہ سب باتیں لوگوں سے سن کر لکھی گئی ہیں. طبری نے ساری فضولیات اور شیطانی بکواسیات کرنے سے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا .. " میں نے اس کتاب میں جو کچھ ذکر کیا ہے ا س میں میرا اعتماد اپنی اطلاعات اور راویوں کے بیان پر رہا ہے نہ کہ عقل و فکر کے نتائج پر ، کسی پڑھنے والے کو اگر میری جمع کردوں خبروں اور روایتوں میں کوئی چیز اس وجہ سے ناقابل فہم اور ناقابل قبول نظر آئے کہ نہ کوئی اسکی تک بیٹھتی ہے اور نہ کوئی معنی بنتے ہیں تو اسے جاننا چاہیے کہ میں نے یہ سب اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے بلکہ اگلوں سے جو بات مجھے جس طرح پہنچی ہے میں نے اسی طرح آگے نقل کردی ہے”۔
(تاریخ الطبری، جلد اول، صفحہ 17)

**تاریخ طبری کے مصادر و روایات :**

دل تو چاہتا ہے کہ طبری کی ہر جھوٹی کہانی کے بخیے ادھیڑوں لیکن ہزاروں صفحات لکھنے کی ہمّت نہیں ہے ، یہ کام مستقبل میں آنے والوں کے لئے چھوڑ دیتا ہوں کہ سارا کام ہم کر جائیں گے تو وہ کیا کریں گے ..

ابن جریر طبری نے اپنی تاریخ کی ابتدا حدوثِ زمانہ کے ذکر ، اول تخلیق یعنی قلم و دیگر مخلوقات کے تذکرہ سے کی، پھر اس کے بعد آدم علیہ السلام اور دیگر انبیاء و رسل کے اخبار و حالات کو تورات میں انبیاء کی مذکورہ ترتیب کے مطابق بیان کیا. یہاں تک کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک تمام اقوام اور ان کے واقعات کو بھی بیان کیا ہے۔اسلامی تاریخ کے حوادث کو ہجرت کے سال سے لے کر 302ھ تک مرتب کیا اور ہر سال کے مشہور سنے سناتے واقعات و حوادث کو بیان کیا۔اس کے علاوہ اس کتاب میں حدیث ، تفسیر ، لغت ، ادب ، سیرت ، مغازی ، واقعات و شخصیات ، اشعار، خطبات اور معاہدات وغیرہ کو ہر روایت کو اس کے راوی اور قائل کی طرف بغیر نقد و تحقیق کے منسوب کیا..

طبری نے اپنی اس تصنیف کے لیے جن مصادر کا انتخاب کیا وہ یہ ہیں

1. تفسیر مجاہد اور عکرمہ وغیرہ سے نقل کی

2. سیرت ابان بن عثمان ، عروہ بن زبیر ، شرجیل بن سعد ، موسی بن عقبہ اور ابن اسحاق سے نقل کی

3. ارتداد اور فتوحاتِ بلاد کے واقعات سیف بن عمر اسدی سے نقل کیے.

4. جنگ جمل اور صفین کے واقعات ابو مخنف اور مدائنی سے نقل کیے.

5. بنو امیہ کی تاریخ عوانہ بن حکم سے نقل کی.

6. بنو عباس کے حالات احمد بن ابو خیثمہ کی کتابوں سے لکھے

7. اسلام سے قبل عربوں کے حلات عبید بن شرية الجر همی ، محمد بن کعب قرظی اور وھب بن منبہ سے لیے

8. اہل فارس کے حالات فارسی کتابوں کے عربی ترجموں سے لیے.

طبری کی داستانوں کوصدیوں سے فرقہ پرستوں ، مستشرقین اور ملحدین کے ہاں " آسمانی وحی " کی حثیت حاصل ہے .
طبری کے بعد تمام مورخین اس کے نقش قدم پر چلتے رہے ہیں۔ خلیفہ بن خیاط , ابن قتیبه دینوری , یعقوبی , بلاذری , خطیب بغدادی , ابوالفضل بیہقی , ابن جوزی , ابن خلکان , ابن ندیم , ابن کثیر , جلال الدین سیوطی , ابن خلدون , اکبر شاہ خان نجیب آبادی, شبلی نعمانی, صفی الرحمٰن مبارک پوری کوئی بھی ہو تمام مورخین اس کے نقش قدم پرچلتے چلے آ رہے ہیں ..

طبری کی شیطانی کہانیوں کو " بھگوت گیتا " سمجھ کردیسی ملحدین عرف جنت کی مخلوق نے " چغل خور پھا پھا کٹنی " اور " جل ککڑی ساسو ں، نندوں " کی طرح دشنام طرازیاں کی ہیں ، جن سے لطف اندوز ہونا ہمارا حق ہے .

پچھلی صدی کے تمام تقریبا مسلمان مورخین اپنی نام نہاد تاریخ کی کتابوں میں کہانیاں سناتے ہیں "طبری نے یہ لکھا"، واقدی نے یہ لکھا"، "مسعودی نے یہ لکھا" "زہری یہ کہتا ہے" "ابن ندیم یہ کہتا ہے"، "ابن خلدون". یہ لکھتا ہے" وغیرہ وغیرہ۔

سقیفہ بنی ساعدہ کی کہانی کی طرح مشاجرات صحابہ یعنی جنگ جمل اور جنگ صفین کی تمام کی تمام کہانیاں من گھڑت و مفروضہ ہیں اور واقعہ کربلا تو انتہائی مضحکہ خیز قصّہ ہے.

میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ میں حقیقت اور گپ شپ کا تجزیہ کرنے کی کوئی عقل اور صلاحیت ہے یا نہیں؟ کیا آپ عقل سے پیدل چلتے چلے آ رہے ہیں ؟

مشاجرات صحابہ کرامؓ کی تمام کہانیاں خلاف قران ہیں ۔

قران کریم میں اللہ کا ارشاد ہے --- سورہ الفتح ، آیت # 29 .

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ‌ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ‌ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا‌ سِيْمَاهُمْ فِىْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ‌ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰىةِ ‌ۛ ۖ وَ مَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ ۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ‌ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا . سورہ الفتح ، آیت # 29 . - ( سورہ الفتح ، آیت # 29)

ترجمہ: " محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔ تم جب دیکھو گے انہیں رکوع و سجود ، اور اللہ کے فضل اور اس کی خوشنودی کی طلب میں مشغول پاؤ گے۔ سجود کے اثرات ان کے چہروں پر موجود ہیں جن سے وہ الگ پہچانے جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی صفت تورات میں اور انجیل میں ان کی مثال یوں دی گئی ہے کہ ---- ہے جس نے پہلے کونپل نکالی ، پھر اس کو تقویت دی ، پھر وہ گدرائی ، پر اپنے تنے پر کھڑی ہوگئی۔ کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ کفار ان کے پھلنے پھولنے پر جلیں ، اس گروہ کے لوگ جو ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے نیک عمل کئے اللہ نے ان سے مغفرت اور بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے "۔

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ . ( سورہ التوبہ آیات # 100 )

"اورجولوگ دین میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور (ان کی) مدد کرنے والے ہوئے اورجوان کے پیروہوئے نیکی کے ساتھ،اللہ راضی ہوا ان سے اوروہ راضی ہوئے اللہ سے"۔

اس سے واضح ہوتاہے کہ انسانی تاریخ میں ایک ایساطبقہ بھی ہواہے جس کی رضاخود پروردگار عالم کومطلوب ہے،ظاہرہے کہ یہ چیزکسب سے حاصل نہیں ہوسکتی۔

ایک اورآیت کریمہ پرغورکریں:

وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا , ( سورہ الفتح آیات # 26 )

"اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے صفت تقویٰ لازم کردی اوروہ واقعی اس کے حقداراوراہل تھے"۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کاانھیں چن لینااوریہ کہناکہ وہ پہلے سے اس کے حقداراوراہل تھے،یہ شرف صحابیت کے وہبی مرتبہ ہونے کی روشن دلیل ہے۔

یہ بات مولاناابوالکلام آزادؒ نے سورۂ توبہ (آیت 24 )کی تفسیرکے تحت ان الفاظ میں کہی ہے:

"بلاشائبہ ومبالغہ کہاجاسکتاہے کہ دنیامیں انسانوں کے کسی گروہ نے کسی انسان کے ساتھ اپنے سارے دل اوراپنی ساری روح سے ایساعشق نہیں کیاہوگا،جیساکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کے رسولﷺسے راہ حق میں کیا،انھوں نے اس محبت کی راہ میں وہ سب کچھ قربان کردیاجوانسان کرسکتاہے اورپھراس کی راہ سے سب کچھ پایاجوانسان کی کوئی جماعت پاسکتی تھی ( ترجمان القرآن ج 2 ص 143 )۔

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا (البقرۃ:143)۔

ترجمہ:اوراسی طرح ہم نے تم کوامت وسط بنایا؛تاکہ تم لوگوں پرگواہ ہوجاؤاوررسول تم پرگواہ ہوں۔

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ( سورہ الحدید آیت # 10 )

ترجمہ:تم میں برابرنہیں وہ جنھوں نے فتح مکہ سے پہلے خرچ کیا اورجہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں،جنھوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اورجہادکیااور اللہ کاوعدۂ جنت سب کے لیے ہے اوراللہ تعالیٰ تمہارے (گذشتہ آئندہ )تمام اعمال سے باخبرہے۔

قران کریم میں اللہ کا ارشاد ہے کہ رسول کریم ؐ کے ساتھی ایک دوسرے کے لئے رحم دل ہیں جبکہ ایرانی ، عراقی ، خراسانی مجوسی جھوٹے قصہ گو اصحاب رسول کی لڑائ جھگڑوں اور د نگے فساد کی داستانیں سنا تے رہے--

مشاجرات صحابہ ؓ کے نام پر شیطان کے باپ ایرانی ، عراقی ، خراسانی مجوسی جھوٹے قصہ گو راویوں کی گھڑی ہوئ داستانوں پر مجرموں کی طرح تاویلات پیش کرنا یا معزرت خواہانہ رویہ اختیار کرنا ، جناب یہ ہم سے نہ کبھی ہوا ہے نہ ہو پائے گا --